NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.5, Issue 01, January to June. 2026,
Page No. 01-10

نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان کی دینی خدمات

A Study of the Religious Services of Noorani Darul Uloom in Dera Ismail Khan

Aftab Ahmad Khan
MPhil Scholar, Department of islmaic studies and Arabic, Gomal University Dera Ismail Khan.
aftabahmad2086@gmail.com
Dr. Manzoor Ahmad (Corresponding Author)
Assistant professor, Department of Islamic Studies and Arabic, Gomal University Dera Ismail Khan.
drmanzoor67@yahoo.com

Abstract

Situated on the banks of the Indus, Dera Ismail Khan serves as a historic bridge between Punjab, Balochistan, and Khyber Pakhtunkhwa. This unique geographical position has made it a vibrant hub of cultural, intellectual, and spiritual exchange. For centuries, Sufis and scholars have nurtured this land, instilling a deep-rooted devotion to Islamic values among its people and shaping its religious identity.

Within this rich landscape of learning, Noorani Darul Uloom emerges not merely as a seminary, but as a dynamic and transformative movement. It has played a decisive and multifaceted role in preserving the religious and intellectual fabric of society through:Preserving Faith: Safeguarding the ideological foundations of the community against modern skepticism and ideological challenges.Intellectual Grooming: Harmonizing classical Islamic sciences (Dars-e-Nizami) with contemporary intellectual and academic demands.Social Reform: Reforming the beliefs and practices of thousands, while producing scholars who serve as practical role models in society.

Beyond its academic contributions, the institution has also actively engaged in community services and welfare activities, including disaster relief and social guidance. As a sanctuary of *Ilm-o-Irfan* (Knowledge and Gnosis), it continues to uphold and transmit the legacy of the great jurists and mystics who once graced this land.

Keywords: Islamic Jurisprudence (Fiqh), Hadith, Tafsir, Disaster Relief, Community Services, Religious Legacy, Historical Analysis.

ARTICLE INFO
Article History:
Received:
18-02- 2026
Revised:
9-03- 2026
Accepted:
10-03- 2026
Online:
15-03- 2026

CC BY

۱. موضوع کا تعارف

اسلامی معاشرے میں مساجد اور مدارس کو ہمیشہ سے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ یہ وہ قلعے ہیں جہاں سے اسلامی تعلیمات کے چشمے پھوٹتے ہیں اور معاشرے کی اخلاقی، روحانی اور علمی آبیاری ہوتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں مدارسِ عربیہ نے مسلمانوں کے ایمانی تشخص کو برقرار رکھنے میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ تاریخ کا ایک انتہائی روشن باب ہے۔ پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوب میں واقع ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، جسے مقامی لوگ محبت سے "ڈیرہ پھلاں دا سہرا" کہتے ہیں، اپنی ایک طویل مذہبی اور ثقافتی تاریخ رکھتا ہے۔

ڈیرہ اسماعیل خان تاریخی اعتبار سے دریائے سندھ کے کنارے واقع ایک اہم تجارتی اور ثقافتی گزرگاہ رہا ہے۔ جغرافیائی طور پر پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے سنگم پر واقع ہونے کی وجہ سے یہاں مختلف ثقافتوں اور افکار کا ملاپ ہوا ہے۔ تاریخی اوراق بتاتے ہیں کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں اسلام کی اشاعت اور ترویج میں صوفیاء کرام، پیرانِ طریقت اور علماء حق نے کلیدی کردار ادا کیا۔ آزادی سے قبل اور اس کے بعد، اس خطے میں کئی نامور مدارس قائم ہوئے جنہوں نے قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی صداؤں سے اس علاقے کو منور کیا۔ یہاں کے عوام میں دین سے محبت اور علماء سے عقیدت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس شہر میں علماء کرام اور مشائخ عظام نے ہر دور میں علمِ دین کی شمع کو روشن رکھا۔ سرزمینِ ڈیرہ اسماعیل خان عرصہ دراز سے علم و عرفان کا گہوارہ رہی ہے۔ یہاں کی مٹی سے بڑے بڑے علماء، فقہاء اور صوفیاء نے جنم لیا۔ اس خطے میں دینی علوم کی ترویج اور الحاد و بے دینی کے سدِباب کے لیے جن اداروں نے کلیدی کردار ادا کیا، ان میں "نورانی دارالعلوم" ایک نمایاں نام ہے۔ یہ ادارہ محض ایک مدرسہ نہیں بلکہ ایک تحریک ہے جس نے خطے کے لاکھوں مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔ اس ادارے نے وقت کے جدید تقاضوں کے ساتھ اسلامی علوم کو ہم آہنگ کرتے ہوئے طلباء کی ذہنی و فکری اور عملی تربیت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

تاریخی طور پر مدارس کا سلسلہ عہدِ نبوی کے "صفہ" سے شروع ہوتا ہے۔[1] برصغیر میں مدارس نے تحریکِ آزادی اور اسلامی شناخت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ 1867ء میں دارالعلوم دیوبند کا قیام اور بعد ازاں دیگر مکاتبِ فکر کے مدارس، اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی 1974ء کے بعد سے مدارس کا قیام تیزی سے عمل میں آیا، جن میں نورانی دارالعلوم ایک نمایاں نام بن کر ابھرا۔[2]

کسی بھی ادارے کی کامیابی کا انحصار اس کی بنیادوں میں چھپے خلوص اور اس کے قیام کے مقاصد پر ہوتا ہے۔ نورانی دارالعلوم کا قیام اس خطے کی ایک اشد ضرورت تھی۔ اس کے بانیان اور منتظمین کا بنیادی مقصد ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا جہاں سے ایسے علماء اور فضلاء تیار کیے جائیں جو نہ صرف علومِ اسلامیہ یعنی قرآن، حدیث، سیرت رسول، فقہ، منطق وغیرہ میں کامل دسترس رکھتے ہوں، بلکہ وہ معاشرے کے سلگتے ہوئے مسائل کا حل بھی شرعی اصولوں کی روشنی میں پیش کر سکیں۔ برصغیر میں مدارس نے تحریکِ آزادی اور اسلامی شناخت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔

پہلی وحی "اقراء" سے علم کے سفر کا آغاز ہوا۔ عہدِ خلافتِ راشدہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے اس نظام کو وسعت دی۔[3] برصغیر میں 1867ء میں دارالعلوم دیوبند کا قیام ایک سنگ میل ثابت ہوا، جس کے بعد دیگر مکاتب فکر کے مدارس بھی قائم ہوئے۔ اس خطے میں بھی دینی تعلیم کی قدیم روایات موجود ہیں، جن میں نورانی دارالعلوم کا نام نمایاں ہے۔

2. ادارہ کا قیام

نورانی دارالعلوم کا قیام اس وقت عمل میں لایا گیا جب علاقے میں اسلامی اقدار کے تحفظ کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔

NIBRAS
Islamic Research Journal
Department of Fiqh and Shariah
The Islamia University of Bahawalpur

Vol.5, Issue 01, January to June. 2026,
Page No. 01-10

ادارے کی بنیاد ایک پُر عزم دینی فکر کے تحت رکھی گئی۔ ادارے کا باقاعدہ آغاز 1980ء کی دہائی میں ہوا، جبکہ زمین کی خریداری کا عمل 1978ء سے شروع ہو چکا تھا۔ زمین کی باقاعدہ خریداری کے بعد تعمیراتی کام کا آغاز ہوا صاحبزادہ مفتی محمد ابوالحسن اور صاحبزادہ محمد سراج الحسن اس ادارے کے بانیوں میں شامل ہیں، جنہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اس مرکز کو مضبوط بنانے اور اس مرکز کی تعمیر وترقی کے لیے وقف کر دیں۔[4]

ادارے کی عمارت میں تدریسی کمرے، جامع مسجد، کھلا صحن اور کچھ دکانیں شامل ہیں جو ادارے کے مالی استحکام کا ذریعہ ہیں۔ ادارے کا قیام انتہائی سادہ حالات میں ہوا، وسائل کی کمی تھی، لیکن بانیِ ادارہ کا اخلاص اور توکل علی اللہ اس قدر قوی تھا کہ رفتہ رفتہ اہل خیر کی توجہ اس طرف مبذول ہونے لگی۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے لوگوں نے اپنے محبوب عالم دین کی پکار پر لبیک کہا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ پودا ایک تناور درخت بن گیا اور نورانی دارالعلوم خطے میں اہل سنت و جماعت کا پہلا مرکز ہے جس نے عوام کے لیے دینی رسائی آسان بنائی۔ اس ادارے کا نام "نورانی" رکھنا بذاتِ خود ایک پیغام ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم ایک "نور" ہے جو جہالت کے اندھیروں کو ختم کرتا ہے۔ نیز، اس نام سے بانی کے روحانی اسلاف کی نسبت بھی جھلکتی ہے، جو عقیدت مندوں کے لیے کشش کا باعث بنی۔[5]

2.1 ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد

مؤسسین ادارہ ھذا نے قیام کے وقت درج ذیل بنیادی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اس دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔

2.1.1 ترویجِ علومِ قرآنی

قرآن پاک کے حفظ، ناظرہ، تجوید اور تفہیم کا بہترین انتظام کرنا۔

2.1.2 درسِ نظامی کی اشاعت

مستند اسلامی نصاب کے ذریعے جید علماء پیدا کرنا جو باطل نظریات کا علمی سطح پر مقابلہ کر سکیں۔

2.1.3 روحانی واخلاقی تربیت

طلباء کو محض کتابی علم تک محدود نہ رکھنا، بلکہ ان کے کردار، اخلاق اور روحانی بالیدگی پر توجہ دینا۔

2.1.4 عصری تقاضوں سے ہم آہنگی

دین اور دنیا کی تفریق کو مٹا کر طلباء کو اس قابل بنانا کہ وہ جدید معاشرے میں ایک کارآمد شہری کا کردار ادا کر سکیں۔

3. ادارے سے وابستہ نمایاں شخصیات اور ان کا کردار

کسی بھی ادارے کی پہچان وہاں کے اساتذہ اور مخلص منتظمین ہوتے ہیں۔ نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان کو یہ اعزاز حاصل رہا ہے کہ اسے بلند پایہ علماء اور صوفی منش انسانوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

تعلیمی خدمات میں اساتذہ کی انفرادی توجہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہاں اساتذہ محض تنخواہ دار ملازم نہیں بلکہ "روحانی باپ" کا درجہ رکھتے ہیں، جو طلبہ کی علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ ان کے شب وروز کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔

3.1 بانیان اور مخلص معاونین

ادارے کی بنیاد میں ان بزرگوں کا تقویٰ شامل ہے جنہوں نے ڈیرہ اسماعیل خان کی سنگلاخ زمین پر علمِ دین کا پودا لگایا۔ نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان کی تعمیر و ترقی اور علمی وقار کی داستان دو ایسی عہد ساز شخصیات کے ذکر کے بغیر ادھوری ہے جنہیں اس گلستاں کے معمارِ اول کا درجہ حاصل ہے۔ صاحبزادہ مفتی محمد ابو الحسن اور صاحبزادہ محمد سراج الحسن وہ جلیل القدر وجود ہیں جن کی فکرِ رسا، اخلاصِ نیت اور بے لوث دینی تڑپ نے اس ادارے کی بنیادوں کو استحکام بخشا اور اسے ایک منظم علمی و تربیتی مرکز کی صورت عطا کرنے کے لیے اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ وقف کر دیا۔[6]

صاحبزادہ مفتی محمد ابو الحسن کی ولادت 1946ء میں کمبوہ شریف کے علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے صغر سنی میں ہی حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی اور پھر علومِ اسلامیہ کی کٹھن منزلیں طے کرتے ہوئے۔ 1974ء میں "شہادۃ العالمیہ" کی سند امتیازی نمبروں کے ساتھ حاصل کی۔ اسی سال آپ نے تدریس و افتاء کی مسند سنبھالی اور گزشتہ چار دہائیوں سے زائد عرصے سے فتویٰ نویسی، علمی رہنمائی اور انتظامی نظم و نسق کو نہایت احسن طریقے سے چلا رہے ہیں آپ ادارے کے بانی رکن، موجودہ صدر اور وہ متحرک روح ہیں جن کے زیرِ سایہ یہ ادارہ مسلسل ارتقائی منازل طے کر رہا ہے۔[7]

آپ کے برادرِ اصغر، صاحبزادہ محمد سراج الحسن (پیدائش: 1949ء) بھی علم و فضل میں کسی سے کم نہ تھے۔ انہوں نے تنظیم المدارس سے شہادۃ العالمیہ کی ڈگری نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی۔ آپ کی شخصیت انتظامی صلاحیتوں، خوش اخلاقی اور سماجی ہمدردی کا ایک شاہکار تھی۔ دارالعلوم کی عالیشان عمارات کی تعمیر، زمین کا حصول اور مالی وسائل کی فراہمی میں آپ کا کردار کلیدی رہا۔ دینی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے عوامی فلاح کے لیے سڑکوں کی تعمیر، بجلی کی فراہمی اور مقامی تنازعات کے حل میں بھی پیش پیش رہ کر مخلوقِ خدا کی خدمت کی۔

ان دونوں عظیم بھائیوں کی علمی، فکری اور مادی قربانیوں کا ہی ثمر ہے کہ آج نورانی دارالعلوم "اہلِ سنت والجماعت" کا ایک ناقابلِ تسخیر علمی و تعلیمی قلعہ بن کر ابھرا ہے۔ اگرچہ صاحبزادہ محمد سراج الحسن 2018ء میں خالقِ حقیقی سے جا ملے، مگر ان کا مشن آج بھی صاحبزادہ مفتی محمد ابو الحسن کی بصیرت افروز قیادت میں پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے۔[8]

3.2 ممتاز اساتذہ کرام

یہاں ایسے اساتذہ نے خدمات سرانجام دیں جو حدیث، فقہ اور عربی ادب میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان اساتذہ کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے کہ آج یہاں کے فضلاء ملک بھر میں مساجد، مدارس اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

4. تعلیمی و تدریسی خدمات

نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان کا اصل طرہ امتیاز اس کا وہ مضبوط تعلیمی نظام ہے جس نے خطے میں جہالت کے بادلوں کو چھٹانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کسی بھی دینی ادارے کی پہچان اس کے فضلاء کی علمی پختگی سے ہوتی ہے، اور اس پختگی کے پیچھے ایک جامع نصاب اور انتھک تدریسی عمل کارفرما ہوتا ہے۔

نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان کا تعلیمی ڈھانچہ دو مضبوط ستونوں پر استوار ہے، جو کہ دینی علوم کی ترویج اور عصری تعلیم کی فراہمی ہیں۔ ادارے کے یہ دونوں شعبے ایک مربوط اور منظم نظام کے تحت طلبہ کی علمی و اخلاقی نشوونما میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔[9]

دینی علوم کی ترویج دو طرح سے کی جا رہی ہے:۔

1۔شعبہ حفظ و ناظرہ 2۔شعبہ درسِ نظامی

نورانی دارالعلوم میں رائج نصابِ تعلیم بنیادی طور پر درسِ نظامی پر مشتمل ہے، جو صدیوں سے برصغیر کے مدارس میں مستند مانا جاتا ہے تاہم، اس ادارے کی خاصیت یہ ہے کہ یہاں "علومِ آلیہ" (صرف، نحو، منطق) اور "علومِ عالیہ" (قرآن و حدیث) کے درمیان ایک بہترین توازن برقرار رکھا گیا ہے۔

ادارے نے اپنی تعلیمی خدمات کو منظم کرنے کے لیے اسے مختلف شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے اور اس ادارے نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز شعبہ حفظ و ناظرہ سے کیا اور وقت کے ساتھ اس میں وسعت آتی چلی گئی۔

4.1 شعبہ حفظ و ناظرہ

یہ ادارہ کا قدیم ترین شعبہ ہے جس نے سینکڑوں حفاظ تیار کیے، اس مبارک شعبے کا قیام 1980ء میں ادارے کی افتتاحی تقریب کے ساتھ ہی عمل میں آیا تھا۔وقت کے ساتھ ساتھ یہاں تشنگانِ علم کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے کو ملا۔متعدد جید قراء اور ماہر اساتذہ نے اس شعبے میں اپنی خدمات پیش کیں اور قرآنِ کریم کی تعلیم کو جدید تدریسی اصولوں کے مطابق ہم آہنگ کیا۔نونہالانِ ملت کے لیے قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ حفظ کرنے کا بہترین انتظام ہے۔ قرآن مجید کی درست مخارج کے ساتھ تلاوت اور اسے سینوں میں محفوظ کرنا اس ادارے کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ہر سال کثیر تعداد میں طلباء یہاں سے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کی منزل پختہ کروانے پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔یہاں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ بچہ صرف لفظ نہ رٹے بلکہ قرآن کی عظمت اس کے دل میں بھی اترے۔[10]

4.2 شعبہ درسِ نظامی

1983-84ء میں درسِ نظامی (عالم کورس) کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس میں قرآن، حدیث، فقہ اور عربی ادب کی تدریس شامل ہے۔یہ ادارے کا سب سے اہم شعبہ ہے جہاں آٹھ سالہ طویل دورانیے میں طلبہ کو تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، منطق، اور عربی ادب کا ماہر بنایا جاتا ہے۔شروع شروع میں یہ کلاسیں "چوگلہ مسجد" میں ہوا کرتی تھیں، جسے بعد میں رہائشی مسائل اور انتظامی سہولت کے لیے دارالعلوم میں مستقلاً منتقل کر دیا گیا۔

نورانی دارالعلوم میں برصغیر کے روایتی اور مستند نصاب "درسِ نظامی" کی مکمل تعلیم تنظیم المدارس اہل سنت بورڈ کے متعین کردہ نصاب کے تحت دی جاتی ہے۔یہ نصاب آٹھ سالوں پر محیط ہوتا ہے جس میں درج ذیل علوم سکھائے جاتے ہیں:

علومِ آلیہ: صرف، نحو، منطق، فلسفہ، اور بلاغت تاکہ عربی زبان اور عبارات کو سمجھنے کی پختہ صلاحیت پیدا ہو۔

علومِ عالیہ: علم تفسیر، علم حدیث، اور علم فقہ۔خصوصاً دورہ حدیث یعنی آخری سال میں صحاح ستہ یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ کی مکمل اور جامع تدریس کی جاتی ہے جس کے بعد طلباء کو "عالمِ دین" کی سند اور دستارِ فضیلت سے نوازا جاتا ہے۔

نورانی دارالعلوم صرف ایک مدرسہ نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت مرکزِ اصلاح ہے۔[11]

4.3 عصری علوم اور جدید تقاضے

طلبہ کو دورِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور دنیاوی علوم سے روشناس کروانے کے لیے 1990ء میں "مکتب پرائمری سکول نورانی" کی بنیاد رکھی گئی۔ ابتدا میں یہاں پانچویں جماعت تک تعلیم دی جاتی تھی، تاہم 2010ء سے یہاں نرسری سے تیسری جماعت تک کی کلاسیں جاری ہیں۔

یہ ادارہ نہ صرف دارالعلوم کے طلبہ بلکہ مقامی آبادی کے بچوں کے لیے بھی حصولِ علم کا ایک معتبر ذریعہ ہے۔ یہاں سے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد طلبہ مزید تعلیم کے لیے گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول نمبر 3 ڈیرہ اسماعیل خان کا رخ کرتے ہیں، چونکہ یہ مکتب سرکاری طرز پر کام کر رہا ہے، اس لیے یہاں محکمہ تعلیم (ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) کا منظور شدہ جدید نصاب پڑھایا جاتا ہے۔[12]

نورانی دارالعلوم نے دینی اور دنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے ایک ایسا متوازن نظامِ تربیت وضع کیا ہے جو نہ صرف اس ادارے کا طرہ امتیاز ہے بلکہ علمی جدت کی ایک بہترین مثال بھی ہے۔

4.4 عصری تعلیم حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی

ادارے کی پالیسی یہ رہی ہے کہ طلبہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ طور پر عصری امتحانات بھی دیں تاکہ وہ معاشرے کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

5. تصنیفی، تالیفی اور دعوتی خدمات

قلم اور منبر، دونوں محاذوں پر نورانی دارالعلوم کی خدمات ناگزیر رہی ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

5.1 تصنیف و تحقیق

ادارے سے وابستہ اساتذہ اور محققین نے مختلف دینی اور معاشرتی موضوعات پر گرانقدر کتابیں اور مقالے تحریر کیے ہیں۔ عقائد کا دفاع، فقہی مسائل کی جدید تشریح اور سیرت النبی ﷺ پر تحقیقی کام اس ادارے کی علمی وجاہت کی دلیل ہے۔

5.2 دعوت و تبلیغ اور دروسِ قرآن

عوام الناس کا دین سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے دارالعلوم کی جامع مسجد میں ہفتہ وار دروسِ قرآن اور حدیث کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ خطباتِ جمعہ میں معاشرے کے سلگتے مسائل، اخلاقی گراوٹ اور ان کے اسلامی حل پر زور دیا جاتا ہے، جس سے ہزاروں افراد کی فکری رہنمائی ہوتی ہے۔

5.3 علمی و سماجی خدمات

ایک مثالی مدرسہ صرف چار دیواری کے اندر تعلیم نہیں دیتا بلکہ پورے معاشرے کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتا ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان کی عوام اس بات کی گواہ ہے کہ اس ادارہ کے بانیوں اور بعد میں آنے والے منتظمین و معلمین نے معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی ہندوانہ رسومات کو اپنے علم و عمل سے اور دعوت و تبلیغ سے آہستہ آہستہ ختم کیا، لوگوں کو دین حنیف کی طرف مائل کیا، اس طرح یہ کہنا بجا ہے کہ نورانی دارالعلوم صرف ایک مدرسہ ہی نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت مرکزِ اصلاح ہے۔

5.4 فتاویٰ کا اجراء اور شرعی رہنمائی

روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے نت نئے مسائل کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے دارالعلوم میں ایک مستند "دارالافتاء" قائم ہے۔ جہاں ماہر مفتیانِ کرام عوام کے سوالات (نکاح و طلاق، وراثت، جدید کاروباری اور معاشی مسائل) کے جوابات قرآن و سنت اور فقہِ حنفی کی روشنی میں دیتے ہیں۔ ان فتاویٰ جات نے ڈیرہ اسماعیل خان اور گردونواح کے عوام کو بے شمار الجھنوں سے نکالا ہے اور یقیناً اس کے ساتھ ساتھ یہ مرکز اہل سنت و جماعت کے لیے ایک مستند شرعی عدالت کا متبادل ثابت ہوا ہے۔[13]

5.5 اصلاحِ معاشرہ اور بین المسالک ہم آہنگی

ڈیرہ اسماعیل خان کا خطہ ماضی میں کچھ فرقہ وارانہ کشیدگی کا شکار رہا ہے۔ اس تناظر میں نورانی دارالعلوم نے ہمیشہ امن، رواداری اور بین المسالک ہم آہنگی کا درس دیا ہے۔ ادارے کے شیوخ نے نفرتوں کو مٹانے اور اسلام کے پیغامِ محبت کو عام کرنے کے لیے مختلف مسالک کے زعماء کے ساتھ مل کر امن کمیٹیوں میں بھی مثبت کردار ادا کیا ہے۔

5.6 دعوتی سرگرمیاں

یہ ادارہ نہ صرف تعلیمی مرکز ہے بلکہ دعوت و تبلیغ کا بھی ایک نہایت فعال مرکز ہے، درسِ قرآن، سالانہ کانفرنسز اور سوشل میڈیا (فیس بک وغیرہ) کے ذریعے دینی پیغام کو عام کیا جاتا ہے۔

5.7 ہفتہ وار دروس

باقاعدہ درسِ قرآن وحدیث کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

5.8 رمضان المبارک کی خدمات

تراویح کے بعد آیاتِ قرآنی کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جسے فیس بک پیج پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے تاکہ دور دراز کے لوگ بھی مستفید ہو سکیں۔

5.9 اصلاحی اجتماعات

ہر سال 12 ربیع الاول کو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد نجم الحسن صاحب جامع مسجد میں معاشرتی، معاشی اور عائلی زندگی سے متعلق اصلاحی موضوعات پر خطبات دیتے ہیں

5.10 فلاحی اور رفاہی کردار

دارالعلوم میں زیرِ تعلیم سینکڑوں طلباء کی اکثریت کا تعلق غریب اور متوسط طبقے سے ہوتا ہے۔ ادارہ ان طلباء کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ رہائش (ہاسٹل)، طعام (کھانا) اور علاج معالجے کی مفت سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی سماجی خدمت ہے جو معاشرے کے پسماندہ طبقات کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی میں لا رہی ہے۔

5.11 سماجی خدمات

2022ء کے تباہ کن سیلاب کے دوران ادارے نے متاثرین کی بھرپور مدد کی اور امدادی سامان کی فراہمی کو یقینی بنایا۔

5.12 اصلاحِ معاشرہ

طلبہ کی اخلاقی تربیت اور اچھے کردار کی تعمیر پر خاص توجہ دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔[14]

6. اساتذہ اور فضلاء کی علمی خدمات

نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان کی ہمہ جہت علمی، فکری اور تربیتی کامرانیوں کا سہرا بلاشبہ ان مخلص اور صاحبِ بصیرت اساتذہ کے سر ہے، جنہوں نے ادارے کی تاسیس سے لے کر آج تک اپنی صلاحیتوں کو اس کی آبیاری کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ ان اساتذہِ کرام نے خود کو محض درس و تدریس تک محدود نہیں رکھا، بلکہ ان کی جولان گاہ تحقیق و تصنیف، افتاء، اصلاحِ معاشرہ اور رفاہِ عامہ جیسے اہم شعبہ ہائے زندگی تک پھیلی ہوئی ہے۔ ہر استاد نے اپنی ذاتی علمی وجاہت اور طلبہ کے ساتھ قلبی وابستگی کے ذریعے ادارے کے تعلیمی معیار کو بامِ عروج تک پہنچایا۔

کسی بھی تعلیمی و تربیتی ادارے کی حقیقی کامیابی اور اس کے وقار کا سچا پیمانہ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کی علمی و عملی زندگی ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ فضلاء ہی اپنے مادرِ علمی کے تعلیمی معیار، تدریسی نظم اور اخلاقی تربیت کے زندہ جاوید عکاس ہوتے ہیں۔ ان کی فکری پختگی، علمی مہارت اور معاشرے کے لیے انجام دی جانے والی خدمات اس امر کی گواہ ہوتی ہیں کہ ادارے نے اپنے نصب العین کے حصول اور طلبہ کی ہمہ جہت آبیاری میں کس درجے کی کامیابی سمیٹی ہے۔

نورانی دارالعلوم کے فضلاء اس ادارے کی علمی و فکری محنتوں کا وہ ثمر ہیں، جو دنیا کے مختلف گوشوں میں نہ صرف خالص دینی و علمی محاذوں پر سرگرمِ عمل ہیں، بلکہ سماجی اصلاح اور فلاحی سرگرمیوں میں بھی ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔[15]

6.1 علمی میدان

ادارے کے فضلاء آج ملک بھر میں مساجد و مدارس میں امامت، خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

6.2 اعلیٰ تعلیم

کئی فضلاء نے مدارس کے ساتھ ساتھ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان اور دیگر پاکستانی جامعات سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرکے علمی و تحقیقی میدان میں نام پیدا کیا ہے۔

6.3 نمایاں پوزیشنیں

تنظیم المدارس بورڈ کے امتحانات میں ادارے کے طلبہ نے صوبائی سطح پر پہلی پوزیشنیں حاصل کیں، جو تعلیمی معیار کا ثبوت ہے۔

7. خلاصۃ البحث

نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان محض ایک تعلیمی درسگاہ نہیں بلکہ ایک تحریک کا نام ہے اور یہ اہل سنت و جماعت کے لئے علم و عرفان کا وہ مرکز ہے جس نے خطے میں مذہبی شعور کا واحد اور مضبوط ترین ذریعہ بن کر دین اور دنیا کی تفریق مٹا کر معاشرے کو کارآمد شہری

اور جید علماء فراہم کر رہا ہے جو دین اور عصری تعلیم کے درمیان خلیج کو کم کر کے معاشرے کی اخلاقی بنیادیں مضبوط کر رہے ہیں اور امن اور بھائی چارے کے فروغ کے ذریعے فرقہ واریت کی آگ بجھانے میں اپنا حصہ ڈالا ہے اور اس کی دینی خدمات کا تسلسل اس خطے کی بقا اور اسلامی تشخص کے تحفظ کی ضمانت ہے۔

نتائج مقالہ

مذکورہ بالا تمام مباحث اور حقائق کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان محض ایک تعلیمی درسگاہ نہیں بلکہ ایک تحریک کا نام ہے۔ اس ادارے کی خدمات کے چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

1. نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان میں اہل سنت و جماعت کا ایک ایسا مرکز ثابت ہوا ہے جس نے بے لوث دینی خدمات انجام دیں۔ 1990ء کی دہائی میں یہ ادارہ خطے میں مذہبی شعور کا واحد اور مضبوط ترین ذریعہ بن کر ابھرا۔
2. اس ادارے نے ڈیرہ اسماعیل خان میں علمی جمود کو توڑنے اور ایک علمی و فکری بیداری پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔
3. حفظِ قرآن اور درسِ نظامی کے ذریعے ہزاروں ایسے افراد تیار کیے جو معاشرے کی اخلاقی بنیادیں مضبوط کر رہے ہیں۔
4. ادارے نے دین اور عصری تعلیم کے درمیان خلیج کو کم کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ ادارے کے فضلاء کی بڑی تعداد عملی میدان میں موجود ہے جو اس کے بلند تعلیمی معیار کی دلیل ہے
5. اس ادارے نے عوام کی فلاح و بہبود اور سیلاب جیسی ناگہانی آفات میں اہم کردار ادا کیا۔

Vol.5, Issue 01, January to June. 2026,
Page No. 01-10

مصادر و مراجع

[1] ۔ زرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبد الباقی المالکی، (متوفی:1122ء)، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ (دارالکتب العلمیہ 1996ء)، ج2، ص186
Zarqānī, Abū ʿAbdullāh Muḥammad bin ʿAbd al-Bāqī al-Mālikī (d. 1122 CE), *Sharḥ al-Zarqānī ʿalā al-Mawāhib al-Ladunniyyah bi al-Minah al-Muḥammadiyyah* (Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1996), Vol. 2, p. 186.

[2] ۔ لغاری، عبدالطیف خان، ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف دینی مدارس کی خدمات کا تحقیقی جائزہ۔(اسلام آباد: علامہ اقبال یونیورسٹی، 2010ء)ص15
Laghārī, ʿAbd al-Laṭīf Khān, Dīrah Ismāʿīl Khān ke Maʿrūf Dīnī Madāris kī Khidamāt kā Taḥqīqī Jāʾizah (Islamabad: ʿAllāmah Iqbāl Open University, 2010), p. 15.

[3] ۔ الحلبی، علی بن ابراہیم بن احمد، ابو فرج، المتوفی:1044ھ، السیرہ الحلبیہ (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1427ھ)ج1، ص465
Al-Ḥalabī, ʿAlī bin Ibrāhīm bin Aḥmad, Abū al-Faraj (d. 1044 AH), al-Sīrah al-Ḥalabiyyah (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1427 AH), Vol. 1, p. 465.

4۔ انٹرویو: صاحبزادہ مولانا محمد ابوالحسن صاحب۔(کمبوہ شریف: تاریخ 2024/11/24)
Interview: Ṣāḥibzādah Mawlānā Muḥammad Abū al-Ḥasan Ṣāḥib (Kambōh Sharīf: Date 24/11/2024

[5] ۔ ایضاً
Ibid.

[6] ۔ انٹرویو: معاون ناظم حافظ ملک عبدالقیوم صاحب۔(نورانی دارالعلوم ڈیرہ، تاریخ 2025/03/06ء)
Interview: Muʿāwin Nāẓim Ḥāfiẓ Malik ʿAbd al-Qayyūm Ṣāḥib (Nūrānī Dār al-ʿUlūm Dīrah, Date 06/03/2025

7۔ انٹرویو: صاحبزادہ محمد ابوالحسن صاحب۔(کمبوہ شریف: تاریخ 2024/11/24ء)
Interview: Ṣāḥibzādah Muḥammad Abū al-Ḥasan Ṣāḥib (Kambōh Sharīf: Date 24/11/2024)

[8] ۔ انٹرویو: مفتی محمد جواد الحسن صاحب۔(نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان، تاریخ 2025/03/15ء)
Interview: Muftī Muḥammad Jawād al-Ḥasan Ṣāḥib (Nūrānī Dār al-ʿUlūm Dīrah Ismāʿīl Khān, Date 15/03/2025)

[9] ۔ انٹرویو: حافظ یٰسین صاحب عرف لالہ یٰسین۔(مصطفیٰ آباد، نزد بائی پاس ڈیرہ اسماعیل خان: 2025/01/03ء)
Interview: Ḥāfiẓ Yāsīn Ṣāḥib (ʿurf Lālā Yāsīn) (Muṣṭafā Ābād, nazdeek Bypass Dīrah Ismāʿīl Khān: 03/01/2025)

[10] ۔ رجسٹر کارکردگی برائے طلباء شعبہ حفظ وناظرہ، (2003۔2007ء)، نورانی دارالعلوم لائبریری، الماری نمبر 1، تاریخ رسائی 2025/03/15ء
Register Kārkardagī barāʾe Ṭullāb Shuʿbah Ḥifẓ wa Nāẓirah (2003–2007), Nūrānī Dār al-ʿUlūm Library, Almārī No. 1, Date of Access: 15/03/2025

[11] ۔ انٹرویو: حافظ عبدالقیوم صاحب۔(نورانی دارالعلوم ڈیرہ، تاریخ 2025/03/15ء)
Interview: Ḥāfiẓ ʿAbd al-Qayyūm Ṣāḥib (Nūrānī Dār al-ʿUlūm Dīrah, Date 15/03/2025)

[12] ۔ رجسٹر اساتذہ (1990۔2025ء) نورانی دارالعلوم، الماری نمبر 2، مکتب سکول، تاریخ رسائی، (2025/03/16ء)
Register Asātizah (1990–2025), Nūrānī Dār al-ʿUlūm, Almārī No. 2, Maktab School, Date of Access: 16/03/2025

[13] ۔ انٹرویو: ڈاکٹر صاحبزادہ محمد نجم الحسن صاحب۔(نورانی دارالعلوم ڈیرہ اسماعیل خان: تاریخ 2025/03/15ء)
Interview: Dr. Ṣāḥibzādah Muḥammad Najm al-Ḥasan Ṣāḥib (Nūrānī Dār al-ʿUlūm Dīrah Ismāʿīl Khān: Date 15/03/2025)

[14] ۔ ایضاً
Ibid.

[15] ۔ ایضاً
Ibid.